82356 ـ قمار بازى كے اڈے پر لڑكى كى ملازمت كا حكم

سوال

ميں تئيس برس كى جوان لڑكى ہوں اور مجھے قمارى بازى كے اڈے اور ہال ميں ملازمت كا موقع مل رہا ہے، يہاں ملازمت كرنے كا حكم كيا ہے، ايسے اڈے اور ہال ہمارے ملك ميں عام ہيں، كہ ہر بڑے ہوٹل ميں ايك ايك ہال اس كام كے ليے ہوتا ہے جہاں ملازمين كو بہت زيادہ تنخواہ حاصل ہوتى ہے، اس ہال ميں كئى طرح كے كام ہوتے ہيں:
1 ـ استقباليہ: يہاں قمار بازى كے ليے آنے والے كا شناختى كارڈ ليا جاتا ہے، اور كچھ دوسرى بكنگ كى جاتى ہے، اور ماہانہ حساب و كتاب كلوز كيا جاتا ہے.
2 ـ كچھ دوسرے لوگ يہاں كمپنى كے حساب پر گاہكوں كو قمار بازى كى تعليم ديتے ہيں، اور كچھ افراد ان پر نگران بھى مقرر ہيں، اور كچھ ملازمين ہال ميں گاہكوں كو كھانا پينا اور شراب بھى پيش كرتے ہيں، اور سيكورٹى ملازمين، اور صفائى اور گاہكوں كے ساتھ عام تعلقات والے لوگ بھى ہيں جو گاہك لاتے ہيں.
ميں ان ملازمين كى ملازمت كا حكم معلوم كرنا چاہتى ہوں، يہ خيال رہے كہ جس اقتصادى حالت ميں ہم زندگى بسر كر رہے ہيں، اور اس كام ميں مشغول نوجوان لڑكے اور لڑكيوں كى كثير تعداد اور بہت زيادہ تنخواہ كو مدنظر ركھا جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بلا شك و شبہ اللہ سبحانہ وتعالى نے شراب اور قمار بازى كو حرام كيا اور اسے كبيرہ گناہوں ميں شمار كيا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو! بات يہى ہے كہ شراب، جوا اور تھان اور فال نكالنے كے پانسے كے تير يہ سب گندى باتيں اور شيطانى عمل ہيں، تم اس سے اجتناب كرو تا كہ تم كامياب ہو سكو، شيطان تو يہى چاہتا ہے كہ شراب اور قمارى بازى كے ذريعہ تمہارے مابين بغض و عداوت پيدا كر دے، اور تمہيں اللہ كى ياد اور نماز سے روك دے، تو كيا تم اب بھى باز آجاؤ المآئدۃ (90- 91).

دوم:

جب اللہ سبحانہ وتعالی كوئى چيز حرام كرتے ہيں تو اس فعل پر كسى بھى قسم كا تعاون كرنا بھى حرام كر ديتے ہيں، چاہے يہ تعاون كسى بھى طريقہ سے ہو.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى اور تقوى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرو، اور برائى و گناہ اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو، اور اللہ كا تقوى اختيار كرو، يقينا اللہ تعالى سخت سزا دينے والا ہے المآئدۃ (2).

علماء شرح كے ہاں ايك قاعدہ اور اصول يہ ہے كہ:

" وسائل كے احكام مقاصد والے ہوتے ہيں "

تو جو بھى كسى حرام كے وجود تك لے جائے، اور اس تك پہنچائے تو وہ بھى حرام ہو گا.

سوم:

مسلمان شخص كے ليے جائز نہيں كہ جہاں اللہ كى معصيت و نافرمانى ہو رہى ہو وہ وہاں موجود رہے، الا يہ كہ وہ مضطر ہو يا اس پر وہاں رہنے ميں جبر كيا جائے، اور مسلمان پر واجب ہے كہ وہ اس برائى كو روكے اور اسے تبديل كرے اور ختم كردے، اور اگر اس ميں اس كى استطاعت نہيں تو پھر وہاں نہ ٹھرے بلكہ وہاں سے نكل جائے.

تو اصل ميں مسلمان شخص كو معصيت و نافرمانى والى جگھوں پر ٹھرنا ہى نہيں چاہيے، بلكہ وہاں سے دور رہے، نہ كہ وہ اللہ كى معصيت و نافرمانى كرنے والوں كا تعاون اور مدد كرے، تو اس طرح كى جگہ پر رہنا برائى كو روكنے كے حكم كے منافى ہے، اور اسى طرح مسلمان كو برائى اور معصيت والى جگہ چھوڑنے كے حكم كے بھى منافى ہے.

اور اللہ تعالى اپنى كتاب ميں تم پر اپنا يہ حكم نازل كر چكا ہے كہ جب تم كسى مجلس والوں كو اللہ تعالى كى آيات كے ساتھ كفر كرتے ہوئے يا اس كا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع ميں ان كے ساتھ نہ بيٹھو! جب تك كہ وہ اس كے علاوہ اور باتيں نہ كرنے لگيں، (ورنہ) تم بھى اس وقت انہى جيسے ہو، يقينا اللہ تعالى سب منافقوں اور تمام كافروں كو جہنم ميں جمع كرنے والا ہے النساء (140).

قرطبى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قولہ تعالى:

تو تم اس مجمع ميں ان كے ساتھ نہ بيٹھو جب تك وہ اس كے علاوہ اور باتيں نہ كرنے لگيں

یعنی کفر کے علاوہ دوسری باتیں.

یقینا تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو :

تو اس سے یہ علم ہوا کہ گناہ و معاصی کے مرتکب افراد سے جب برائی ظاہر اور واضح ہو رہی ہو تو پھر ان سے اجتناب کرنا واجب ہے، کیونکہ جو ان سے اجتناب نہیں کریگا تو وہ ان کے اس فعل پر راضی ہے، اور کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا تم اس وقت انہی جیسے ہو .

تو جو شخص بھی ان کے ساتھ معصیت اور گناہ کی مجلس میں بیٹھے اور وہ اس برائی سے انہیں منع نہ کرے تو گناہ میں وہ بھی ان کے ساتھ برابر کا شریك ہے.

جب وہ معصیت کا ارتکاب کریں، اور معصیت و نافرمانی کی بات کریں تو انہیں اس سے منع کرنا واجب ہے، اور اگر وہ انہیں منع کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر وہ وہاں سے اٹھ جائے تا کہ وہ بھی اس آیت کے تحت انہی لوگوں میں شامل نہ ہو جائے.

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو شراب نوشی کرتے ہوئے پکڑ لیا تو وہاں حاضرین میں سے ایك شخص کے متعلق انہیں کہا گیا کہ وہ تو روزہ سے تھا، تو عمر بن عبد العزیز نے اسے بھی ادب سکھانے میں شامل کیا اور یہ آیت تلاوت کی:

تم بھی اس وقت انہی میں سے ہو .

یعنی معصیت و نافرمانی پر راضی ہونا بھی معصیت ہے " انتہی

دیکھیں: تفسیر القرطبی (5 / 418).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دل کے ساتھ برائی کا انکار کرنا ہر ایك پر فرض ہے، اور وہ یہ ہے کہ برائی سے بغض رکھا جائے،اور اسے ناپسند کیا جائے، اور برائی کو ہاتھ اور زبان سے روك نہ سکنے اور عاجز ہونے کی صورت میں برائی کرنے والوں کو چھوڑ دیا جائے "

دیکھیں: الدرر السنیۃ فی الاجوبۃ النجدیۃ (16 / 142).

پھر ایسی جگہوں پر ملازمت کرنے والے کے متعلق خدشہ ہے کہ اس کا ایمان کمزور ہو جائیگا، اور اس کے دل سے غیرت ختم ہو جائیگی، اور ہو سکتا ہے شیطان اسے یہ معصیت و نافرمانی کرنے کی دعوت بھی دے اور وہ اس میں پڑ بھی جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، جو شخص شیطان کے قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کی دعوت دیتا ہے النور (21).

چہارم:

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر کسی بھی مسلمان شخص کے لیے اس ہال اور قمار بازی کے اڈے میں ملازمت کرنی جائز نہیں؛ کیونکہ اس طرح وہ اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی میں معاون ثابت ہو گا، اور اس برائی پر راضی ہو کر اس برائی سے راضی ہونے والے کے حکم میں آئیگا.

اور یہ اس ہال میں کام کرنے والے ہر شخص شامل ہے، چاہے وہ گاہکوں کے ساتھ قماربازی کرتا ہو، یا انہیں قمار بازی کی تعلیم دے رہا ہو یا ان کی سکیورٹی پر مامور ہو، یا ان کی خدمت کر رہا ہو، یا ان کا استقبال کرنے کے لیے استقبالیہ میں بیٹھا ہو یا صفائی کر رہا ہو یا کوئی اور کام کرے.

اور مسلمان شخص اس سے حاصل ہونے والی پرکشش تنخواہ اور مال سے دھوکہ مت کھائے، کیونکہ روز قیامت اس سے مال کے مطابق پوچھا جائیگا کہ اس نے وہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا ؟.

اور پھر مسلمان کے لیے تو سب سے قیمتی چیز اس کا دین ہے، اس لیے اس کے لیے اپنے دین کی حفاظت کرنا واجب ہے، اور وہ ایسے لوگوں میں سے نہ بن جائے جنہوں نے اپنا دین دنیا کے حقیر مال کی عوض میں فروخت کر دیا جو کہ عنقریب ختم ہونے والا ہے.

اے سوال کرنے والی بہن اس طرح کے اڈوں اور ہال میں ملازمت کرنے کی حرمت کا حکم تو آپ کے لیے اور بھی زیادہ شدید حرمت کا باعث ہے، کیا آپ کو علم ہے کہ ایسا کیوں ؟

اس لیے کہ آپ عورت ہیں!!! اور آپ میں تحمل و برداشت کی قوت مرد سے کم ہے، اور فاسد اور خراب لوگوں کی طمع آپ میں زیادہ ہے، اگر اس طرح کے منحرف اور غلط قسم کے فسادی لوگوں کے درمیان ان اڈوں اور ہالوں میں ایك نوجوان لڑکی اپنے آپ کو گھرے ہوئے پائے جہاں شراب نوشی اور نشہ و شہوت کے دور چلتے ہیں تو پھر ؟؟؟

اس لیے ہم سوال کرنے والی بہن سے التماس اور گزارش کرتے اور امید رکھتے ہیں کہ وہ شریعت اور عقل کی دعوت پر لبیك کہتے ہوئے ان جگہوں کے قریب تك بھی نہ جائے، تا کہ آپ اپنی سب سے قیمتی متاع عزت کی حفاظت کر سکیں.

اور آپ اللہ تعالی کا درج ذیل فرمان یاد رکھیں:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے ایك اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی اللہ کے لیے کوئی چیز ترك کرتا ہے تو اللہ تعالی اسےاس کے بدلے میں اس سے بھی بہتر عطا فرماتا ہے "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور آپ یہ مت بھولیں کہ کوئی بھی جان اس وقت تك نہیں مریگی جب تك کہ وہ اپنا رزق پورا نہ کر لے، چاہے جلدي یا دیر میں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اس ملازمت کو ترك کرنے میں آپ کی مدد فرمائے، اور آپ اسے راضی و خوشی دل کے ساتھ اسے ترك کریں، اور آپ کو اس کا نعم البدل عطا کرے، اور آپ کے لیے اپنی جود وسخا کے خزانے کھول دے، اور نہ ختم ہونے والی عطا کا دروازہ کھول دے، اور ہمیں اور آپ کو اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے غنی کر دے، اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے علاوہ دوسروں سے غنی کر دے.

واللہ اعلم .